شوہر مقروض ہو تو بیوی پر زکوٰۃ فرض ہوگی یا نہیں؟

مجیب: مولانا محمد نوید چشتی عطاری

فتوی نمبر: WAT-3100

تاریخ اجراء: 23 ربیع الاوّل 1446ھ / 26 ستمبر 2024ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

بیوی کے پاس ساڑھے سات تولہ سے اوپر سونا ہو، لیکن اس کے شوہر پہ قرض ہو، تو زکوٰۃ فرض ہوگی یا نہیں اور اس کی زکوٰۃ بیوی دے گی یا شوہر دے گا؟

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

سوال کا جواب جاننے سے قبل تمہیداً یہ مسئلہ ذہن نشین فرمالیجئے کہ اولاً میاں بیوی کا رشتہ اگرچہ قریب ترین ہے، لیکن شریعت مطہرہ نے ان دونوں کی ملکیت کا الگ الگ اعتبار کیا ہے، زوجہ صاحب نصاب ہو، لیکن اس کے شوہر پر قرض ہو، تو اس کی وجہ سے زوجہ کے مال میں سے اسے مائنس نہیں کیا جائے گا، اسی طرح اس کا برعکس ہوگا، یعنی بیوی پہ موجود قرض میاں پر شمار نہیں کیا جائے گا اور پھر فقط قرض ہونا، زکوٰۃ کی فرضیت سے مانع نہیں، بلکہ اگر قرض اتنا ہو کہ اسے مائنس کیا جائے، تو آدمی مالک نصاب ہی نہ رہے، تو ایسا قرض زکوٰۃ کی فرضیت سے مانع ہوگا اور زکوٰۃ فرض نہیں ہوگی۔

اس تفصیل کے بعد عرض ہے کہ صورتِ مسئولہ میں اگرچہ شوہر پر قرض ہے، اس کی وجہ سے بیوی مقروض شمار نہیں ہوگی، بلکہ اگر اس کی ملکیت میں موجود گولڈ وغیرہ اموالِ زکوٰۃ، حاجت اصلیہ کے علاوہ اور اس کے ذاتی قرض کو مائنس کرکے نصاب تک پہنچتے ہوں تو اس پر زکوٰۃ فرض ہوگی اور اسے اپنی زکوٰۃ کی ادائیگی کرنا لازم ہوگی۔ البتہ! اگر شوہر بیوی کی اجازت سے اس کی طرف سے زکوٰۃ دینا چاہے، تو زوجہ کی زکوٰۃ کی ادائیگی کرسکتا ہے۔

امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کسی خاتون کے سوال کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں: ”عورت اور شوہر کا معاملہ دنیا کے اعتبار سے کتنا ہی ایک ہو، مگر اللہ عزّوجل کے حکم میں وُہ جدا جدا ہیں، جب تمھارے پاس زیور زکوٰۃ کے قابل ہے اور قرض تم پر نہیں شوہر پر ہے تو تم پر زکوٰۃ ضرور واجب ہے اور ہر سال تمام پر زیور کے سوا

جو روپیہ یا اور زکوٰۃ کی کوئی چیز تمھاری اپنی ملک میں تھی اس پر بھی زکوٰۃ واجب ہُوئی۔(فتاوی رضویہ، جلد10، صفحہ 168، رضافاؤنڈیشن، لاھور)

بنایہ شرح ہدایہ میں ہے: ”ولو أدى زكاة غيره من مال نفسه بغير أمره فأجازه لا يجوز وبأمره يجوز“

ترجمہ: اگر کسی دوسرے کے حکم کے بغیر اس کی زکوۃ اپنے مال سے ادا کر دی اور بعد میں اس دوسرے نے اس کو جائز قرار دے دیا، تو یہ جائز نہیں (یعنی زکوۃ ادا نہیں ہو گی) اور دوسرے کی اجازت سے زکوٰۃ دی، تو جائز ہے (یعنی پھر زکوٰۃ ادا ہو جائے گی)۔(البناية شرح الهداية، جلد3، صفحه314، دار الكتب العلمية، بيروت)

دوسرے کی طرف سے صدقہ واجبہ ادا کرنے کے متعلق فتاوی رضویہ میں ہے: ”قربانی وصدقہ فطر عبادت ہے اور عبادت میں نیت شرط ہے، تو بلا اجازت ناممکن ہے۔ ہاں! اجازت کے لئے صراحۃً ہونا ضروری نہیں، دلالت کافی ہے، مثلاً زید اس کے عیال میں ہے، اس کا کھانا پہننا سب اس کے پاس سے ہوتا ہے یا یہ اس کا وکیلِ مطلق ہے، اس کے کاروبار یہ کیا کرتا ہے، ان صورتوں میں ادا ہو جائے گی۔“ (فتاوی رضویہ، جلد20، صفحہ454، 453، رضافاؤنڈیشن، لاھور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

دارالافتاء اھلسنت
DARUL IFTA AHLESUNNAT

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net